رجسٹرڈ نمبر اے ۸۳ے

REGISTERD. NO. A.783



مفید نہو تو قیمت واپس

محبوب لسانی — بیمار عمر جاتی ہے ... جوانی روٹھی جاتی ہے ... [illegible]

ایسی حالت میں ... [illegible]

روغن اقاقی — [illegible]

طلاء عجیب — [illegible]

طلسمی گولیاں

[illegible]

منگانے کا پتہ

دواخانہ عظمت العلاج لکھنؤ

فائدہ نہو تو قیمت واپس

طلاء ممسک — [illegible]

روغن طلاء — [illegible]

حب ممسک — [illegible]

نوٹ — [illegible]

مین الشفا ... لکھنؤ

رعایتی اعلان

[illegible] ... سلسلے درج ہیں۔

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
[illegible]	[illegible]	فلک ... حسن	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	شبلی ...	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

سفوف مراد (رجسٹرڈ)

نامردی - جریان سرعت ورقت کا بہترین علاج

[illegible]

طلاء مسیحا (رجسٹرڈ) — [illegible]

طلسمی سگریٹ مشین

[illegible]

طلسمی سگریٹ کیس

[illegible]

نوایجاد دیا سلائی کیس

[illegible]

نوایجاد ناخن تراش

[illegible]

جرمنی کے پختہ شکاری چاقو

[illegible]

نوایجاد ... [illegible]

[illegible]

جلد ۱۲ نمبر ۱۹

مضامین غیر

(جمعہ ۲۰ مئی)

چہرستانی اردو

غزل

عاشقوں کا چاہتے ہیں وہ سلکشن آجکل
خیر ہو میری کہ ہوتا ہے ریجکشن آجکل

کوٹ اور پتلون کا ہے جن کا فیشن آجکل
ہے نہ اوس کو پاس مذہب اور نہ فیشن آجکل

دانشہ اخبار میں چھپنے لگی شادی کی اب
انڈیا بھی ہو گیا ہے رشک لندن آجکل

اب بہت دشوار ہے گورے کالے کا امتیاز
کیونکہ جاری ہو گیا ہے ایجی ٹیشن آجکل

بیچ ڈالی ہے گلے میں توڑ کر زنار کو
اوس بت کافر نے سکھایا ہے یہ فیشن آجکل

نوکری کر لیتے ہیں عاشق غنیمت جانکر
گر حسینوں کو کہیں ملتا ہے ٹیوشن آجکل

کوٹھوں پر بیٹھے ہیں کیوں آکر حسینان جہان
حسن کی کیا ہوگی کوئی اکزیبیشن آجکل

وصل جاناں کے ورے ہیں سیکڑوں امیدوار
بھیج بھی اک تم بھی مجنوں اپلیکیشن آجکل

اے تبسم ابجو ہے ہندی طلب کرتے ہیں لوگ
شاعروں میں رہ گیا ہے انوٹیشن آجکل

مرزا عالی قدر تبسم کلکتہ

الف لیلہ والے علی بابا کا خط

بنام

پنڈت مالوی جی

ہائے لاڈلی ۔ پنڈت جی ۔

تمیز والوں سے نہ جانے مجھوں منڈیر سے تون کا راز ساری دنیا پر آشکار کر دیا ۔ ورنہ میں غریب اتنا مشہور نہ ہوتا جتنا کہ آج ہوں ۔ مجھپر جو کچھ گزری اوسکا خلاصہ یہ ہے کہ میں گدھے چرایا کرتا تھا ۔ مفلس تھا ۔ بھائی قاسم مالدار تھے مزے کرتے تھے مگر ڈبل پیا مجھے دو بیٹے تھے ۔ گدھے چراتے چراتے ایک دن میں نے قزاقوں کو جنگل میں دیکھا کہ ایک شخص دروازے کے قریب کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کھل جا سم سم دروازہ کھل گیا وہ اپنا مال رکھ کے چلے گئے ۔ میں نے اوسی دو لفظی کنجی سے خزانے کا دروازہ کھولا اور مال اوڑا لایا ۔ کمبخت قاسم کی بیوی اس راز سے واقف ہو گئی ۔ اور مجھے بھائی صاحب کو بھی "سم سم" کا بھید بتانا پڑا شامت کی مارکر خزانے میں داخل ہونے کے وقت طلسمی لفظ یاد رہا اور جب چلنے کا وقت آیا تو بچارے سبق بھول گئے خزانے کے اندر چوہے کی طرح پھر پھر اتے ۔ ٹھگ آگئے اور ان مرحوم کو چورنگ کر گئے چلتے ہوئے ۔ آگے جو کچھ ہوا وہ سب ہی جانتے ہیں ۔ مقصود اس افسانہ کا یہ ہے کہ انسان کے بعض امور میں مقدر کو بہت کچھ دخل ہے ۔ میرے بھائی قاسم نے اس کوشش میں جان دی کہ کسی طرح دولت میں میرے برابر ہو جائے مگر نہ ہو سکا "تدبیر کند بندہ تقدیر زند خندہ" دولت کی لالچ میں بیان سی جان گئی جنھیں ہاتھ نہ لگی ۔ لہذا اگر آپ کو سوامی شردھانند کے مرتبہ پر پہونچنے کا خبط ہوا ہے تو یکسوئی اختیار کیجیے آپ اپنے گدھے پولٹیکل میدان میں جھاڑی جھنڈی سو کھے پتے سوکھی ٹہنیاں جمع کرنے اور لادنے جاتے ہیں ۔ مشفق من وہ میدان خزانے والا میدان نہیں ہے آپکا خیال غلط ہے جس قلعہ میں شہادت کا خزانہ ہے وہ ہے مذہبی ۔ دوسری بات یہ ہے کہ جناب نے "سم سم" کا لفظ بھی یاد نہیں کیا ہے ۔ بس جس طرح قاسم علی بابا کے درجہ پر فائز نہ ہو سکا آپ بھی سوامی شردھانند نہیں ہو سکتے ۔ بندہ دیرینہ یہ خیرخواہ جو آپ کے ہمدان دوستوں نے آسمان سر پر اوٹھا یا ہے کہ دو دھوپ آپ کی قیمتی جان پر لاکھ ڈالنے ہندو مسلمان مفسد آئے اور زبردستی گھر میں گھسنے پر اصرار کرتے رہے اونسے اور آپ کے محافظت خوب دھینگا مشتی ہوئی ایک نے دوسرے کی گردن ناپی اور اوسے نیچے دھکیل دیا یہ ایک عجیب خبر ہے اور سننے والے کے دل میں طرح طرح کے وسوسے ڈالتی ہے کیا معنی کہ بچوائے خاص جب یہ روز ملی بدمعاش ملاقات بالجبر پر تلے ہوئے آپ کے نگہبان سے بر سر پرخاش تھے تو آپ کمرے میں آرام فرما رہے تھے ۔ اتنی طولانی بات چیت ہوئی دھول دھپے کی نوبت آئی مگر آپ ایسا گھوڑے بیچ کے اور مُردوں سے شرط باندھ کے سوئے تھے کہ آپ نے کروٹ بھی نہ لی ۔ لا اللہ ۔ پر جناب میں نیند کا یہ عالم ہے تو جوانی میں کیا عالم ہوگا ۔ اور اگر آپ مست پڑے پڑے تھے تو آپ کیوں اس واقعہ کی تصدیق اپنی زبان مبارک سے نہیں فرما دیتے جو بدگمانی دفع ہو جائے ۔ ہم یہ تسلیم کیے جو آپ کو بزدل کہیں ۔ بھلا وہ شخص بزدل ہو سکتا ہے ؟ جو حکومت بنگال کی خس پر بر پروا نہ کرے ۔ بلکہ بخلاف تقریر کا منہ چڑا تا ہوا ممنوع علاقے میں جو بیٹھا ہو اور جرأت کی طرح جمہوریہ کے جیت سے قیمتی ترین ہونے کے بعد صحیح سلامت نکل کے پہرے و وحشت پر بیٹھی تھی زیر لب زہر خند کرے ۔ ہرگز نہیں ۔ آپ کی جگہ ہم ہوتے تو ہم بھی یہی کرتے ۔ حضرت یہ جان کی بات ہے کھیل بازی نہیں ہے ۔ الجھوں کے ہاتھ سے جب جیتے مرنے میں لطف ہی کیا ہے ۔ اس خاموشی کے یہ معنی لیے جاتے ہیں کہ آپ بغیر جام شہادت نوش کیے شہید قوم سوامی کا درجہ حاصل کرنا چاہتے ہیں اس عاجز کا خیال ہے کہ شہادت کا مرتبہ یوں حاصل نہیں ہو سکتا ۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ کام وقت جناب کی مزاج پرسی کو دوڑینگے ۔ پولیس دو شخصوں کو چالان کی اور کچھ جھوٹی کچی گواہوں کا درباد کریگا ۔ ہندو مسلمانوں کی فہرست شکایات میں ایک یہ شکایت بھی موجب جنگ و جدل ہوگی ۔ آپ کہتے میں تو سوتا تھا مجھے کیا معلوم کب کیا ٹھیک ٹھاک ۔ یونہی سی آنکھ کھلی تھی آواز تو ویسی ہی معلوم ہوتی جیسی کہ بحالت نیم خوابی کانوں میں پڑی تھی باقی میں صورت نہیں پہچانتا ۔

آپ کا ہمدرد سوامی نگہبان اپنی سی ادا ئیے ۔

اگر آپ کو حقہ کا شوق ہے تو بہترین تمباکو گلشن ذوق کارخانہ حافظ سیٹھ محمد رفیع تاجر تمباکو سوہا بازار لکھنؤ سے طلب فرماکر لطف اوٹھایئے

اور خدا جانے یہ شاعرانہ شہادت اور کیا گل کھلائے۔
بس براہ عنایت صاف صاف کہیے کہ بے رنگ زندگی
آموز عاشقوں کی محبت کا امتحان تو رہتا ہی کرا دیتی تھی
اوتار در صدقہ ۔ جیو تار ۔ بڑی خیر گزری ۔ دیا لیا آگئے
آیا ۔ اجی پنڈت جی ۔ یون کسی کا مول نہیں بڑھتا ۔
سوامی شردھانند بیمار تھے ۔ کمزور تھے ۔ مذہبی واعظ
تھے اون پر ایک مذہبی دیوانے سفیہ نے دفاع کا
موقع دیے بغیر حملہ کیا ۔ آپ مذہبی واعظ نہیں ہیں
پکے پالیٹیشن ہیں آپ نے شردھا جی میں صرف دو کام
کیے ہیں ایک مہاتما گاندھی اور پنڈت نہرو کی سی
آزادی ملک کو پامال کرنا ۔ دوسرے ہندو و مسلمانوں
اپنی بے لاگ ترکیبوں سے چپقلش و رقیبانہ پیدا کرنا ۔

بڑا موٹا تازہ جو بھینسا اوس نے ڈاکٹر کو مشتبہ کہیں گر پڑنے چھری
تیز ہی کر دی جب اوسے مرنے کا یقین ہو گیا تو رو رو کر بیقرار
ہو کے لیٹا دو جکو رو دان جو رہ سکتے اوسے غالب
ہو کے کہنے لگا یہ تو روز روز گوا رہتا یہ ظالم مجھے کیا کھا
اوسے ڈرا ڈراتا ہے ۔ اس وقت جو بیٹے جکو رکے کباب دیکھے
تو پرانی حکایت یاد آگئی ۔ اور ہنسی ہو ہنسا ۔
امیر نے دانستہ یہی کہ کہ ہندو مسلمان یہ دونوں فرقے
گواہ پیٹ میں گواہی دینے آگئے اور تم بھی تو جرم کرتے ہو
بند تو قصاص پر تیار ہو جاؤ ۔ کوئی بے چارا جبار کو
بُری بات مسلمان کی بھی بُری اور ہندو کی بھی ۔ ایسے
کر آپ ہندوستانیوں پر اب جرم کریگے ۔ حضرت ۔ حضرت
خود نہ ہرکارہ کتنا

لگا ہینگے ۔
ہماری حالت زیادہ ہے کہ جو انتظام اپنی بھلائی
کا اختیار کرتے ہیں وہی پلٹ کے کو ٹھا ہے ۔ مکان
بنانے کے لیے اینٹیں جمع کی تھیں دشمنوں نے انھیں
اینٹوں سے ہمارا سر پھوڑ دیا ۔ گلاب کے درخت
لگائے تھے کہ خوشبو سے دماغ تفریح ہو گی اور یہی
گلاب کی ٹہنیاں جو ہنرون پر لٹکیں ۔ شادی کی
تھی کہ آرام سے زندگی بسر ہو گی جو رد صاحب نے
گھر میں قدم رکھتے ہی عافیت تنگ کر دی بڑی مشکل
سے اولاد پیدا کر کے پالی وہ بھی آستین کا سانپ
بن گئی ۔ دولت تو بیٹی دشمن آبرو ہو ا ۔ کا ذکر ہو چکا ۔
انتخاب جداگانہ بھی اس مصلحت سے اختیار
کیا تھا کہ زندگی و اتفاق
کنکش سے بچ کے رہینگے
یہ خبر نہ تھی کہ دونوں آپس
میں کبھی بگڑینگی نہ باقی جب
رکھتے واسطے جھگڑے
کھڑے کر کے سب سالار
بنینگے اور جب یہ سالاری
کی اچھی طرح شہرت ہو جائے
تو اونھیں فسادات کو
اپنے کار پائے نمایاں کی
فہرست میں درج کرکے
دولت حاصل کرنے کو

جو باتیں ایسی نہیں
ہیں جن سے شہادت
مل سکے ۔ ہم تو ان جرائم
کو بھی اچھی نفرت سے نہیں
دیکھتے جو مذہبی فساد کی
خبریں دل بلا دینے والی
سرخیوں سے لکھتے رہتے
ہیں ۔ ذکر اس قسم کے
بے سرو پا ڈھونگ جن سے
خواہ مخواہ ہندوستانی
باشندوں کے دلوں میں
آگ بھڑکے اور عداوت



ارے باپ رے اللہ ۔ کمبخت ۔ روک اپنا سینگ ۔

بڑھے تو کے اونھیں خصوصاً اس پر آشوب زمانے میں
ہر آئینہ ساز سکندر نہیں ۔ ہر سر منڈا قلندر نہیں ۔
ہر مسلمان عبد الرشید نہیں ہر بستر بیمار پر جان
دینے والا شردھانند شہید نہیں ۔ ہر کوڑا اصلی پاپی نہیں
ہر قرآن آفتاب نہیں ۔
بڑی بات ظاہر ہوگی رہتی ہے جیسا کہ مشہور ہے
کہ ایک امیر کے دسترخوان پر ایک مرغ بھی رکھا جاتا تھا
کہ بارہا تھا اور ایک غلام بیٹ میں لے کر بیٹے
ہوئے لایا کرتی صاحب جکور کے کباب دیکھ کے
ہنسے امیر نے سبب دریافت کیا تو کہنے لگے کہ جناب
میں قربانی پیشہ آدمی ہوں اتفاق کی ۔ مرتبہ میں

راقم چہ علی بابا ۔ علم یہ ہم ہو گئے جانتے ہی اور امتحان کو
تیج یہ حضرت آپ نے مضمون تو خوب لکھا ہے اور
اسمیں بھی کوئی شبہ نہیں کہ پنڈت موتی لال نہرو مہاتما گاندھی
اور دیگر اولو العزم رہبران قوم کی کوششوں پر ہمارے
مولوی جی نے ایسی خوبصورتی کے ساتھ دھاوا کر
کے کرشمہ ہماری عزت ہو سکتی ہے ۔ اور یہ بھی حقیقتاً
انکار نہیں کہ مسلمانوں میں بھی کثرت کے ساتھ
ایسے ماڈل تو یہ حضرت مولوی موجود ہیں جو مقرر
میں اپنا نظیر نہیں رکھتے مگر اس زمانہ میں جبکہ تعصبات
ہی ذریعہ رزق ہے ہو ۔ آپ کی بات بھی
بجا ہوگی ۔ آپ کی بے لاگ تحریر میں لوگ شائستہ

منہ کیا اپنا تینگے وہ جو کبھی تیغے کی طرف نہ جھکے تھے سو لاتا
ہو گئے ہندو ہو اتنا ہوتے ہی میر کونسل ہو بیٹھے جنھوں
نے کبھی منہ سے الیشور کا نام نہیں لیا ۔ دولت میں
مقدم رہے کتاب ہمیشہ نو شتہ کیے اب دھرم رکھشک
ہیں ۔ ایسا اگر ہیں ۔ تو ہر حکم پیر گرنے کے بعد بھی دولت
کو ہر دولت وہاں کا اثر نہیں مل سکتا ۔ ۱۹۱۳ء میں جو
فرقہ وار تھا ۔ کونسل جیپر مین اور ۱۹ ۔ مسلمان برابر
ایک سلسلہ جاری رہا ۔ مگر قربانی اور لوگوں کے دلوں
پر خاص مسلمانوں کس کی سنتے ہیں ۔ آج مسٹر جناح
کی کوشش پر مسلمانوں ہو رہا ہے ہمیں ان کا میابی کی
امید نہیں ہے مذہبی جنگ کی روح ہے ۔

خواہ مخواہ کی مصیبت آندھی کی طرح چھائی ہوئی ہے۔ لہٰذا ابھی خاموش رہیے۔ فقط

سوتیا بند یعنے تبصرۂ شعر الہند

(تتمہ ۱۳ مئی ۱۹۲۷ء)

اس شعر کے بعد مصنف علام المعلام تمام مرزا غالب کے دو تین اشعار کی اسی طرح بسندی کی چندی کی ہے۔ بہت سی باتیں خوبی کی گزر سی ہیں جنکا اشعار میں شمار میں نہیں ہے۔ نہ جنکو نفس مطلب شعر سے کوئی علاقہ ہے۔ ان مطالب کے متعلق فرماتے ہیں کہ

"بعد وفات اس طرح دوا کیے ہیں کہ عزیز وہ کے بیٹھے رو رو کر میں آ جاتے ہیں اور تصویر کا یہ چھوٹا ہوا حصہ خود بخود اکھڑ جاتا ہے۔ غالب کے دیوان میں اس قسم کے بکثرت اشعار ہیں"

ہم کہتے ہیں کہ حضرت سلامت دنیت کی عینک لگا کے تو کوئی شعر کسی شاعر کا اس وصف سے بالکل خالی نظر نہ آئیگا۔ مثلاً حضرت میر جان تمکین فرماتے ہیں ؎

بیٹھا جو کل بجو ہیں گیا یار ادھر گزر
بولا کہ اسیطیر اور ابھی جیتے ہیں تمکین

شاید اس نظر کی تشریح یوں کر سکتا ہے کہ۔

(۱) ایک لمبا چوڑا کمرہ تھا۔ کوچے میں ایک عالیشان مکان تھا۔ مکان میں سیر راہ ایک ہرا سا تھا۔

(۲) مجنون بیٹھا وقت تھا۔ دونوں وقت آپس میں گلے مل رہے تھے۔

(۳) ایک معشوق گلابی پوشاک زیب قامت کیے کنگھی چوٹی سے آراستہ۔ لب بام چلمن سے ایک طرف کا آدھا چہرہ نکالے اور ادائی کا سو گھنگھٹ بنا جھانک رہا تھا۔

(۴) آگے آگے تھے ہیں ایک عاشق نا شاد نامراد چینتھڑے دن سے بیزار سنگو فی ناامید خاک زدہ سرجھاڑ منہ پہاڑ بیٹھیں اور بال بڑھائے میلا کچیلا۔ زرد زرد فقیان سے دانت نکالے آنکھیں دھنسی گال بیٹھے۔ داڑھی سے جو ہیں چکنی چپڑ کھٹا جیسے کالے بھوت کا گھڑا تھا جسکو کے خارشت کے پھنسیوں پر عجیب نشان آتی تھیں۔ منحوست ذرد ٹھیک جیو آتا تھا۔ مدتیاں ہی میں تھا۔

(۵) اس اگھوری نے جو نگاہ اونچی کی تو لگا گھگھیا کے اپنا حال بیان کرنے کہ تیری فرقت میں رات بھر بے چین ہوا تڑپا پھڑکا تا چاکو دا اور چلا شکم ڈفر کا انگاروں پر لوٹنا۔ قلابازیاں کھائیں۔ کرا ہا۔ رویا پیٹا۔ چیخا چلایا۔ بسورا۔ آہ کی واہ کی۔ گدڑی سے جلوے پچھنے گنشل مارے۔ آہ رہ گئے۔ زمین آسمان کے قلابے ملائے۔ پنکھے کی جھوک سے بجھتے میں آگ لگائی۔ دل کی انگیٹھی پر جانے بنائی۔ تیری تصویر کے آگے تڑپتے ہوئے سجدے کیے۔ سجدے ہوئے رکوع کیے۔ تعظیم کیے ہوئے سلام جیسے ہمسایوں کی جھڑکیاں کھائیں۔ (شرح الم بسیار)

(۶) یہ سنکر معشوق نے نیچا پیچ دیدے نکالے۔ خوب جلایا بھلایا۔ چبکی دکھائی۔ چٹکیں کھسوٹی۔ کفن پھاڑ کے بولا۔ دور بھی ہو کم بخت کہ تیرے جینی ہیں ہوتے کے اپنی صورت تو دیکھو (یا آئینہ) داڑھے عاشق بن کے چل پڑے ہو جب آنکھ اپنی جان کو رونا آتا ہے۔

خدا جانے کس منحوس گھڑی پیدا ہوا تھا جو سارے گی رو کے ہی کو تو مرنے کی آنکھیں ہیں کرتے ہوا ہے۔ مسلا ہوا اکھس کا کوا۔ اے تیرے بانسے ہی کو کھائے۔

مشہور شعرا کے علاوہ غیر مشہور اور معمولی شعرا کے اشعار میں سے اکثر اشعار کی توجیہ و تشریح اسی طرح کیجا سکتی ہے۔ آپ اس قسم کی تعریفوں سے غالب کی وقعت گھٹا رہے ہیں۔

نظر کی تشریح کا سلسلہ غالب کے اس شعر پر ختم ہوا ہے ؎

کون ہوتا ہے حریف مئے مرد افگن عشق
ہے مکرر لب ساقی پہ صلا میرے بعد

گو رسانی مردانگی کی جگہ وہ لب ساقی پر جو صلا کی اور صلا کی جگہ صدا تجویز فرما کے اصلاح کا احسان معہ اوستاد غالب مرحوم پر فرماتے ہیں "صلا کے معنی تمام دنیا جانتی ہے کہ دعوت کے ہیں۔ اتنے مشہور لفظ سے بھی حضرت واقف نہیں۔ لوگ کہینگے کہ یہ کتابت کی غلطی ہے اور کتابت کی غلطی پر ہوا تعدہ کوئی صاحب سلیقہ ناقد نہیں کرتا۔ اسی لیے ہم اس شعر کی شرح بعینہ نقل کرتے ہیں۔ دیکھیے اسمیں بھی صدا ہی موجود ہے۔ بلکہ صدا کے سوا کسی مقام پر صلا کا یا اوسکے مفہوم کا پتہ ہی نہیں۔

(۱) ایک مطلب تو یہ ہے کہ ساقی یہ صدا دیتا ہے کہ غالب کے بعد کون حریف مئے مردافگن عشق ہوتا ہے اور پہلی صدا میں کوئی اسکا جواب نہیں دیتا اسلیے وہ دوبارہ اس کا اعادہ کرتا ہے لیکن اسکا ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ساقی پہلے مستوں کے طور پر نہایت بلند آہنگی کے ساتھ یہ صدا دیتا ہے کہ۔

کون ہوتا ہے حریف مئے مرد افگن عشق!

لیکن جب کہیں سے جواب نہیں ملتا تو نہایت دبی ہوئی آواز میں حسرت آمیز لہجہ کے ساتھ خود ہی اس صدا کا اعادہ کرتا ہے؟

دیکھا آپ نے؟ یہ صدا لگانے والا پھیری کا تیر ہے یا ساقی ایک پر معنی لفظ محض اس گناہ پر کہ حضرت کو اوسکا مطلب معلوم ہے نہ محل استعمال جہت سے بدل دیا گیا۔

شعر کا یہ مطلب مولانا حالی مرحوم کی طرف منسوب ہے اونھوں نے بقول بعض اپنے اوستاد غالب سے پوچھا کہ لفظ "مکرر" کا فائدہ اس شعر میں کیا ہے تو اونھوں نے فرمایا کہ تکرار صلائے استفہام۔ اور اوسکے ساتھ یا اظہار یاس مقصود ہے۔ یعنے اسکا یقین کہ بار بار (مکرر) دعوت دینے پر بھی حریف کی جگہ خالی رہیگی۔ جناب مصنف علام فہام ذوالبصارۃ والبصیرۃ اس مطلب کو بغیر حوالہ منقول عنہ اسطرح تحریر فرماتے ہیں گویا حضور کا دماغ اس کا وارث حقیقی ہے۔

اے حضرت کوئی حاجت ان توجیہات کی نہیں ہے "صلائے مکرر" صرف حضور کا ثبوت ہے۔ بلند آہنگی اور دبی ہوئی آواز کی قید حضور کے پریشاں معدہ علم کا حدث ہے۔ جس مصرعہ میں "کون" کا لفظ موجود ہے سب میں احتمال اقرار و انکار ہو سکتا ہے مثلاً ؎

کون کرتا ہے بھلا اس دل بے حال کا مول

یا مثلاً ؎

کون آشنائے حال ہے کسکو پکاریے

بلکہ کوئی ضرورت حرف استفہام کے رکھنے اور ظاہر کرنے کی بھی نہیں۔ حضرت یہ کہ تغیرات دونوں مطلب شعر سامع پر منکشف ہو سکتے ہیں شرط یہ ہے کہ دو صدا اور دونوں معانی کا [illegible] ہو سکے۔ جیسا کہ ہم کہہ رہے ہیں [illegible] میں حضرت مصنف کا شبہ [illegible]

[illegible]

گوٹے و زر دوزی کے خوشنما کارخانہ حافظ مسیتا محمد شفیع تاجر گوٹہ و سرکہ صحیبا باغ لکھنؤ سے طلب فرمائیے

بس دیکھیے اور کہی جا کہ مگر ز صدا لگانے میں دوسری صدا اور صلاح بیشعور عورت نہیں رہتی لہذا مجبوراً عورت اضطراراً سائی کے اور کوئی وجہ مجبوری ہوتا ہے حریف سے مرو الفت عشق کی قدر کی تو بی اور لطیف نہیں ہے۔ کیجیے؟

تحسین سو تیا بندہ کا عارضہ خدا کے فضل سے نہیں ہے وہ ہمیشہ بات حسن کے غور کرتے ہیں اور جیب سے خالی ہاتھ ہیں تو منہ سے نکالتے ہیں۔ باقی آئندہ

راقم۔ رفیع الخیال کمال

استفتا

جورو بن ڈبی وفعتہ خاوند بسنے رہانے کو انقلاب ہوا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اندر مسئلے کے جورو اور کی کرچی ہیں مسئلے کے کہ بالفعل بیچ و یار یورپ سے جینڈر مردانہ اور غرت نے بذریعہ عمل جراحی کے خواتین تو وہ اور فوری کو خوانہ۔ جیجی جان کو خرم باز خان اور کریمہ بی بی کو نازنین جان طبل کو دوال خان کو بہتر۔ دونوں کو دستہ سل کو بیٹا۔ چاہ تو ز دل۔ عادہ کو منتار ناکے کو دھاگا۔ سوراخ کو پرا۔ بنانے کا ٹھیکہ لے لیا ہے۔ بچوں کی والدہ کو گزشتہ کیسہ کا رشتے کا سامان سدکے نکلتی ہیں اور پھر گھر میں ورم رکھتی ہیں تو وہ بچی بھی ہوئی دیجیے خاصی جرنیل رساہے کہ ہندوستان میں قدرت نے بھی بہت جیری شروع کر دی اور ایک بارن چار بن گئی۔ لیس ایسی حالت میں احکام شرعیہ کو اطلاع تو کچھ ضرور ممکن ہے۔ ذیل کے مسائل مفصل جواب شافی دے کر ثواب حاصل کیجیے اور ثواب دارین۔

(۱) فرض کیجیے کہ زید کا عقد ہندہ کے ساتھ ہوا خلوت صحیحہ ہوئی تھی عمر و جس کا اندرونی حال زید کی فکر باہم سے آزاد الزام ہوگی تیس کی ہندہ مرد کی حالت میں تو یا نہیں۔

(۲) جورو یا خاوند بعد کیفیت کو بدلنی پڑے کی بھی ہو تی بدلتی یا نہیں۔

(۳) باجبر حقوق زوجیت زید حاصل کر سکے گا یا نہیں۔

(۴) صورت مذکورہ داخل جرم خلوت فطرت ہوگی یا نہیں۔

(۵) ہندہ کو نامحرموں سے پردہ واجب ہوگا یا نہیں

(۶) بغیر اجازت شوہر گھر سے باہر قدم نکالنے کی پابندی ہندہ صاحب پر عائد ہوگی یا ساقط ہو جائیگی

(۷) اگر بعد دو چار مہینوں نکلنے کے بی ہندہ سے عمرو ہونے کی ٹھانی تو طلاق کی ضرورت ہوگی یا نہیں۔

(۸) اگر طلاق کی ضرورت ہوگی تو صیغہ کیا ہوگا۔ اور عدہ کتنے دنوں کا ہوگا۔

(۹) جو اولاد شیر خوار بی ہندہ نے مرد ہونے کے وقت چھوڑی ہے اس کے دودھ کون پلائیگا کم از کم شوہر مفتی صاحب یا جناب قاضی شرع۔

(۱۰) بی ہندہ مریدن کی والدہ بھی جائیگی یا پدر محترم۔

(۱۱) اگر شوہر بیٹے زید صاحب لیلیٰ کے میاں ہونے بجائے بیوی ہو جائیں تو ہندہ صاحبہ کا حصہ اولاد کے مقابلے میں آٹھواں ہوگا یا چہارم۔

(۱۲) اگر طلاق و فراق کی نوبت آئی تو وہ کے دن شوہر اور زوجہ دونوں پر تقسیم ہونگے یا ایک ہی کے ماتھے پائیگی۔ اور مہر کس کا دیکھا جائیگا شوہر کا یا زوجہ کا۔

(۱۳) اگر ہندہ عمرو ہو جائے تو اپنے باپ کے ترکہ سے حصہ بھائیوں کے برابر پائیگی یا بہنوں کے برابر۔

(۱۴) ہندہ سے جہاد بھی طرح ساقط رہیگا یا میدان جنگ میں جانا پڑیگا۔

(۱۵) سونے کا زیور ہندہ پہن سکیگی یا نہیں۔

(۱۶) عورت بن جانے کی حالت میں ہندہ کی ماہواری نماز معاف خدمت نازنین ہندہ کو پھر سے پڑھنا پڑیگی یا نہیں۔

(۱۷) بی ہندہ جان ہندہ خان ہو جانے کے بعد اپنا نکاح کسی دوسری عورت سے کر سکتی ہیں یا نہیں۔

(۱۸) اگر کر سکتی ہیں تو اس عورت کا مہر زید ادا کریگا یا خود بی ہندہ۔

(۱۹) زید اپنی جورو کی جورو سے حق شفعہ پانے کا مستحق ہوگا یا نہیں یہ شفیع جار ہوگی یا شفیع خلیط۔

یہ بطرز قیاس مساوات زید کی جورو کی جورو ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(۲۰) اگر ہندہ خان بتقاضائے عمر فوت ہو جائیں تو اونکی متروکہ سے زید حصہ لے سکتا ہے یا نہیں؟

(۲۱) مسائل مذکورہ صدر کے طرف بحث بھی ہیں۔ لہذا جواب ایسا جامع و مانع حاوی جمیع فروع ہونا چاہیے۔ کہ پھر باقی رہے کوئی کسر بحث مسئلے کے۔

الجواب

اعلموا یا اخوانی کہ الحمد قد ثم بحمد شد کہ اب ہند یا کسی بیوہ کو عمل ڈکٹر اور میدان بوجہ بیدا ہو جانے اس ذریعہ زوجیت خیز کے ہندہ یا کسی شوہر دار عورت کو شکوہ جیجانے شوہر کا مقام مخصوص یا بن معنی کہ جب ہو جائے کوئی بیوہ نادانی بوجہ وفات شوہر اپنے کے تو لازم ہے اوسے کہ فوراً چلی جائے ڈاکٹر خانے شوہر بدلوائے اپنے زنانے آلات کو ساتھ آلات مردانہ کے بلصیغہ ثم بقل البدین۔

یا جب ظلم کرے کوئی شوہر زوجہ اپنی پر تو چاہیے بیوی جائے وہ بیچ یورپ کے اور بن بیٹھے وہ مرد تاکہ جاری ہو سکیں اوپر حد و نافرمانی شوہر خود کے۔ اور قصاص لے سکے وہ بغیر آلات مردی شوہر اپنے سے۔

"حق"

ہندوستان کا واحد اسلامی باتصویر ہفتہ وار

دنیائے اسلام کے تمام ہمدردی اور حالات کا مرقع مسلمانان ہند کی تعلیمی اور اقتصادی ترقی کا حامی ہر عہد کا ساتھی اور دینی معاملات کا پابند ہر ماہ رسالہ کی ضخامت و ہر ہفتہ مفید تصاویر کے ساتھ ۱۶-۲۰ صفحات پر شائع ہوتا ہے۔ مستند و تجربہ کار قلم کی تحریریں اسلامی یا اسلامیہ کا ممتاز ہے۔

دوستانہ درخواست کر کے خود پڑھیے اور دوسروں کو پڑھائیے۔

قیمت سالانہ چھ روپیہ ششماہی نمونہ مفت

حق ہر جمعہ کو بلا ناغہ شائع ہوتا ہے — ہر خریدار کو بلا فیس... حق ہر جمعہ کو ہو جاتا ہے

المشتہر

علی اردو ٹائپ سٹی منیجر اخبار حق لکھنؤ



سیسل ہوٹل کا سین ۱۸ مئی ۱۹۲۶ء

لارڈ ونٹرٹن :- ہی ہی اُف - بشکا سنگھ - تم بڑے کم ظرف ہو - ایک جام میں لُڑھک گئے - میں ہندوستان کا جام صحت پیتا ہوں ؛

جان بل :- ہوں - ہوں - ابے کون ہے ؟

لارڈ ونٹرٹن :- میں ہوں بھائی - انشاء اللہ ہندوستان کی طرف سے یہ غفلت یارو ۱۹۲۹ء قریب ہے - اب تو جیتو ؛

کارخانہ حافظ سیٹھ محمد رفیع تاجر گوٹہ و سرکہ صحبا باغ لکھنؤ کی ترقی کا باعث صرف دیانت داری و خوش معاملگی ہے

ونیا والیہ المحو شد کہ دیران ہو جائینگے بیوہ خانے
چنانچہ روز بروز بین اور مہو جائینگی نجات چند ہی روز مین
بیوہ پرور ہی سے اور نہ رہینگی تعداد بیون کی بیچ
قوم کے اور نہ وقت ہو گی کسی مرد کو بیچ کرنے پرورش
اور ورثے مقتول کے یا یعنی کہ جب نکل جائے گھر سے
زوجہ پرائے بیٹے مرد کے تو لازم ہے واسطے شوہر کے
کہ نہ جائے وہ اپنے تئین بیچ ڈاکخانہ غلط بہت
کے عورت اور جائے تحریر سکا وہ اپنے چھوٹے بچے
ساتھ اپنا اپنی اور اپنی زوجہ کے منتظر رہا۔

وامابعد پس معلوم ہو سائل کو کہ

(۱) اگر بن جائے ہندہ عمرو بیچ شب عروسی اپنی کے
قبل خلوت کچھ واقع ہونے کے تو لازم ہے زید کے تئین
کہ فوراً پڑھے صیغہ مؤنث ساتھ زوجہ اپنی کے تاکہ
ہو جائین وہ دونو جائی جورو اور شوہر کوئی بار
مہر کا اوپر گردن شوہر خواہ مخواہ کے۔

(۲) اگر بعد ظہور آثار رجولیت تحقیق کے قبول کرے
ہندہ رجولیت کو زید کی تو ہر آئینہ تحقیق کہ کچھ مضائقہ
نہین مگر بار نفقہ مین زید کے بیچ ولیکن صورت مرد
مین لازم ہو گا اوپر زید کے کہ بدل دے وہ کلمات جنت
اپنے کو ساتھ بجبر مردانہ کے تیئے کے وہ بیوی اپنی کو بود

روزنامہ حقیقت میں انقلاب عظیم

الحمد للہ گذشتہ چار سال میں روزنامہ حقیقت نے اپنے بیش بہا
مضامین کی بناپر اسقدر ہر دلعزیزی اور کامیابی حاصل کر لی ہے کہ اب
اوس نے روزنامہ حقیقت مدرس کا بڑی تقطیع پر [illegible] شائع
ہوگا اور علاوہ حقیقت کے تمام سابق مزید خریداروں کو بطور تحفہ
درسالہ کیا جائے گا جو ہر روز بارہ صفحات کی تعداد میں شائع ہوگا۔ یہ
ہر حیثیت سے نہایت ہی دلچسپ ہوگا۔

ایجنٹ صاحبان کو ہدایت ہے کہ جس تعداد میں پرچہ منگانا ہو اوس کی
فہرست بھیجنا چاہئے اور ایجنسی کیلئے مستقل مراسلت کریں۔

مشتہر صاحبان کو بغرض اشتہارات درج قطعہ روزنامہ پہلی صورت کے حساب سے
اجرت دو روپیہ کمیشن دینا چاہئے اس اجرت میں کوئی کمی نہ ہوگی۔
نمونہ کیلئے جلد فرمائش کیجئے۔

منیجر روزنامہ حقیقت لکھنؤ

اور کے رو بلائے جانی کے جانو اور بالعوض پیاری
کے پیار رہی او مجبول کر یہ صیغہ آپ وضع کیا گیا
ہے واسطے تمیز بین الفرق ذکور و اناثیث کے جیسا کہ
نہیں ہے درمیان صیغہ متکلم کے فرق مذکر و تانیث
اور بعد نکاح حنا سے اپنے کو باین الفاظ کہ نکاح کیا انیز زید
محروم الوصال نے نکاح کرے کہ ساتھ زوجہ مردانہ اپنی
مسماۃ ہندہ کے۔ اور ہو جائے ہم پیشہ عورت کہ کچھ مرد اور
کوئی کہ پس ہو گیا میں شوہر اوس کا اور وہ شوہر میری۔
اور ہو گئے ہم دو نو زوجہ میں بلا امتیاز مذکر و تانیث۔
اور عائد ہوا مہر مجھ پر نکاح کا اوپر منکوحہ کے جیسا کہ
عائد ہوا تھا مہر مجھ پر منکوحہ تا کہ کا بیچ شب زفاف
کے اور بوجہ تعارض کے ساقط ہو گیا۔ بار مہر دونون
کی گردنون سے۔ اور باقی رہا بار نفقہ کا اوٹھانے کے لئے
مجھ گردن شکستہ کے۔ جب تک کہ نہ بن جائے زوجہ میری
شوہر کسی دوسری عورت کی۔ بحکم ثاناً ثم ثلٰثاً مساویاً
ناقصاً عادیاً من عرق القسا ورد البطلان ثمانیاً من
نواقص الزائد گی والبردان۔ علی سبیل الدھا
چوکڑی والسیان الائلی سبیل الکپ جپ والکھان۔

(۳) نہین وارد ہوا ہے کوئی حکم بیچ جبر کرنے
شوہر کے شوہر پر۔

(۴) ہو سکتا ہے خاکہ درمیان شوہر اور زوجہ کے
اگر جہ ہو جائے زوجہ کسی وجہ سے مرد بشرطیکہ نہ واقع
ہو کوئی جوتی پیزار بیچ جبر مرد ہو جانے زوجہ کے اور
عارض ہونے نا سپاس گوش کے بطور عارض ہونے
نامردی کے بیچ زہرے کے۔

(۵) البتہ پردہ کریگی ہندہ عشرہ مرد انگی تک
نامحرم سے اور نہ پردہ کریگی مردان محرم سے بوجہ رفع
خوف اشاعت عصمت۔

(۶) اور نکال سکتی ہے قدم ہندہ بدون اجازت
اپنے شوہر غائب رہنا سے گھر اپنے سے۔

(۷) اور اگر ہو جائے ہندہ عمرو بعد ختم چند عدد
جینگی پیٹوں کے تو نہین ضرورت ہے طلاق کی درمیان
اوسکے اور زید کے واسطے کہ نہیں ہے طلاق مگر بیچ ما بین
دو مرد و زن کے۔ اور شکر کرنا چاہئے زید کو کہ زبردستی
چھٹی پائی اوسنے پرانی کہنات مستقل فرسودہ زوجیت

بنفرکسی بوتی پیزار قدرتی تنسیخ کے اور کس گیا راستہ
واسطے قرض پوشدہ اوسکے کے بدون تن میں اور کل چلولا
کے بالمعروف واحسان۔ اور نکل گئے وہ مقت بچے اور
برعجی اوسکی نسل اور پیدا ہو گئے اون کیواں کے لئے
دو ماہیے۔ اور ہو جائیگی ہندہ بذات واحد قائم مقام الدینا
کی اور جمع ہو گئے ہندہ میں اوصاف امان اور ابا کے
تی کمل واحد۔

(۸) ظاہر ہے جواب اسکا نمبر ۲ سے لیکن تقسیم ہو جائیگی
مدت عدہ اوپر زید اور ہندہ دونوں کے اور بیٹھینگے وہ
دونوں صیغہ عدہ کا بجائے صیغہ طلاق کے باین نیت
کہ پورا کرتے ہین ہم دو نو شامت زدہ عدہ گردش عدہ
نرا ذرین کا بچا اعن الضامن اللہ اکبر۔

(۹) پیدا کرنا پڑینگی دو دو چھاتیان اور پستون
اپنے کے تمامی شریک اور زید دو نون کو تاکہ نہ ضائع ہو نسل
انسانی۔ بلکہ پیدا کرنی پڑینگی چھاتیان مثل میونسپلٹی کے اوپر
سپاٹ سینے اپنے کے کیونکہ جب تک ہین وہ ٹیکس گھرون کا
واسطے بلانے پانی کے تو کیون نہ بنیگی وہ گھر والی واسطے

حسب روزنامہ و ضابطہ دیوانی
بعدالت [illegible] صاحب منصف [illegible]

نوٹس نسبت دکھانے وجہہ کے (نمونہ عام)

بعدالت جناب منصف صاحب بہادر اجمیری مقام سلطانپور۔
مقدمہ نمبر ۲۰ [illegible] ۱۹۲۶ء
اندرجیت سنگھ وغیرہ

بنام

رگھوبیر دیال سنگھ وغیرہ

بنام ہانگ سنگھ ولد جیت سنگھ پسران گیا دین سنگھ ساکنان
موضع [illegible] پرگنہ [illegible] تحصیل [illegible] ضلع سلطانپور حال وارد
شہر کانپور گوہ محل

ہرگاہ مسمی مدعی نے دعویٰ [illegible] کی نالش [illegible]
[illegible] اوسکی اطلاع [illegible] صورت [illegible]
[illegible] وقت [illegible]
درخواست [illegible]

[illegible]
تاریخ [illegible] جاری کیا گیا۔
وقت [illegible]

پلانے دودھ کے بچوں کے تئیں - بلکہ مجبور کیجائیگی گورنمنٹ بھی واسطے پیدا کرنے فتنوں کے درمیان صدر کونسل واضع قوانین کے تاکہ پاس کرا سکے وہ کوئی قانون کاری کرنے جوشِ شیر کا قرار دفعہ اور لازم آئیگا ان سب پر پوتڑے دھونا بھی - اور دعا مانگنی چاہیے کہ ہندوستان میں جہان کہ لارڈ ارون کو بھیجا ہے خدا سے برترنے واسطے ترقی زراعت کے جس سے کہ سیر ہو سکینگے بھوکے وا[illegible] واسطے تو دعا کرے اللہ قادر و توانا او[illegible] [illegible] پوشیدہ رہا دین ہیاسے واسطے دھوکی تا کہ ہو جائین وہ بیچ بیچ مادر حکومت -

(۱۰) ظاہر ہے جواب اس شق کا نمبر ۹ سے -

(۱۱) اشکال وارد ہوا ہے بیچ اس مسئلہ کے لیکن ممکن ہے حل کرنا اس مشکل کا ساتھ نقل کے اس طرح کہ فرض کریں مرنا زید کا اور قائم مقام سمجھیں ہم ہندو خان کو زید کا - اور کہین ہم ہندو خان سے کہ وہ قیمت کر دو تم اس متروکے کو واسطے ورثائے زید خان کے -

(۱۲) واضح ہو جیو کہ نہیں ثابت ہے طلاق درمیان زوجہ دوجن کے - لیکن فراق بیشک ثابت ہے بجائے خود - اور ممکن نہیں [illegible] [illegible] مرد [illegible] کی مردانگی قریب کہ جب ہو جائیں جدا ہو جائیں خویشوں اور عزیزوں اپنے سے - وا تا حساب عدہ کا پس وہ تقسیم ہو جائیگا متروکہ مین پر اور انتظار کیا جائیگا اے یوم الوقت المعلوم اور کیا جائیگا حساب گھر بیچ دون کے اگر سادت ہوئی [illegible] میں سے کسی کے لیے خوبی بواسیر بشر طیکہ ہو [illegible] -

(۱۳) لڑکی ہندو کشتی بھائیوں اپنے سے بعد وفات پدر مرحوم اپنے کے پس اگر برابر رہی یا زر گئی برادران اپنے سے تو تقسیم کرائیگی وہ حصہ اپنا مثل مردوں کے دو میر [illegible] جیسا کہ کہا گیا ہے بیچ مثل حظ الانثیین کے -

(۱۴) اور عزیز ورثی گئی وہ ساتھ [illegible] مردوں کے طرف متقابل ہے -

(۱۵) اور بیٹے گی وہ زیور بیٹے کا جو حق الاصل وراثت ہونے کے جیسا کہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کے [illegible] تو نہیں -

(۱۶) اور صفات جینگی اور سے تارین بحساب ماہوار کی معمول سابق کے بیچ مہینے کے مخصوص درخواست کے -

(۱۷) اور ہیں سکتی ہے ہندو نکاح کسی دوسری عورت کا -

(۱۸) اور البتہ ادا کریگا مہر اس نکاح کا زید -

(۱۹) لیکن اگر قبول کرے زید سوت کی مصیبت اپنے اوپر بخوشی خاطر اور حاصل ہوگا اسے حق شفیع جار اور حق شفیع خلیطا اسلیے کہ صحیح ہے قیاس مساوات بیچ متعلق کے -

(۲۰) پھر اگر مر جاسے ہندو خان قضائے الٰہی تو تجہ جوڑیان بڑھائی پڑینگی زید کو اور زوجہ ہندو خان کو علی التساوی اور باقی رہیگا ایک حرف علت قائم مقام دوسرے کا اور اکثر باقی رہتی ہے حرکت علامت حذف حرف علت کی - خواہ وہ مفتوحہ ہو یا فتحہ یا کسرہ پس واجب ہے زید کو رہے صاحب حرکت -

اب تو رہا کوئی اشکال نہیں جواب جو کہ پوچھا تھا مستفتی نے بجز اس دعا کے کہ بچائے خدا سے برتر و توانا اپنے بندوں کو اس آفت سے کہ خفیف کرنے والی ہے بیچ شب عروسی کے اور عام ہو رہی ہیں اسکی خبرین بیچ عالم کے فقط -

مفتی [illegible] [illegible]

کسی پہلو چین نہیں

سروجنی نایڈو صاحبہ شکایت کرتی ہیں کہ ہندو مسلمانوں کو لڑوا کے تماشا دیکھنے والے لیڈر فساد کے دنوں میں گھر سے باہر نہ نکلے اور نکلی ہیں تو سیکڑوں قسمیں دین کہ دیکھو ہمیں کوئی ہے جو کرے ہماری جیتی کمائی جو قدم باہر نکالے - مگر یہ تو فساد نہیں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] - مسز نیڈو کی شکایت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بات [illegible] ان کی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کی [illegible] [illegible] تو مسز نایڈو کس کے حق میں فیصلہ صادر [illegible] [illegible] [illegible] ہے جو عورتوں کے حقوق پامال ہوئے جیسا [illegible] [illegible] مردوں کے ظلم سے بچاؤ ہو [illegible] کو عورتوں [illegible] [illegible] [illegible] ہیں [illegible] کی بات [illegible] [illegible] ان [illegible] کسی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] -

اور نہیں آئینہ دیکھنے کی مہلت بھی نہیں ملی - آئینہ دیکھنے سے غلط ہی کیا ہے مگر ضرورت ہے تو یہ قضا ادا ہو سکتی ہے -

تغیر دن میں اتحاد

روزانہ حقیقت میں خبر [illegible] [illegible] کہ ہندو قانون [illegible] [illegible] کے نزدیک [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بلکہ شاد [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہندو تغیر [illegible] [illegible] ایک مسلمان تغیر [illegible] سے [illegible] ہو گیا - پھر بھی لوگ کہتے ہیں کہ ہندو مسلمانوں میں اتفاق نہیں حالانکہ یہ اتحاد کی بہت بڑی دلیل ہے - جیتے میں اتحاد نہیں تو مرنے ہی میں سہی -

جگر جگر ہے دگر دگر ہے

اوس فقیر کی حکایت تو آپ کو یاد ہوگی جسنے بخیل کو جواب دیا تھا کہ خداوند! قسمت کی بھلائی بھلائی کا امتحان تو جب ہے حضور کی داڑھی ہو اور بندہ کا ہاتھ - حضور آہستہ سے داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہیں اس طرح کیا اوکھڑنے والا میں میری قسمت حضور کے [illegible] بندہ کی ہو تو نہیں ہے -

اب سننے کہ مسٹر [illegible] نے پوچھا تو [illegible] [illegible] کی گورنمنٹ ہندوستان میں مقرر ہوئے مگر انہیں کوئی ہندوستانی معلوم نہیں ہوتا - اب وزیر ہند صاحب سے فرمائیے کہ وزیر ہند نے بیسیوں مرتبہ [illegible] قابلیت [illegible] [illegible] [illegible] کی بہتر ہونے کی واقعی بات ہے - ہندوستانیوں میں قابلیت کمان [illegible] [illegible] [illegible] کی ہو [illegible] [illegible] [illegible] قابلیت کا حال [illegible] [illegible] [illegible] حضور کی داڑھی ہو تو فقیر کا ہاتھ کیوں حضور سے [illegible] بات ہے اگر ہم پوچھیں کہ فقیر کے ہاتھ [illegible] تو قائل ہو جائیں [illegible] ڈیڑھ سو برس تعلیم پانے کے بعد بھی قابل نہ ہوئے تو ہندوستانی [illegible] -

تخفیف قیمت

اودھ پنچ کے متعلق شاگردان مدارس کی کثرت سے شکایتیں آتی ہیں اگر وہ خواستگاروں پر ہیشہ منشی کی تصدیق بھی ہو تو سالانہ قیمت انکی بجائے پانچ روپیہ کے چار روپیہ اور ششماہی بجائے تین روپیہ کے دو روپیہ کا منی آرڈر قبول کیا جا سکتا ہے -

منیجر اودھ پنچ

موسم گرما کا تحفہ

دواخانہ سعدن الادویہ لکھنؤ کے تیار کردہ مفرحات جنکی دھوم سارے ہندوستان میں ہے خالص میوہ جات کے افشردوں اور عرقیات سے بنائے ہوئے شربت جو اپنے اثر میں بے نظیر صورت میں دلاویز ذائقہ میں خوشبو لطافت میں بے عدیل ہیں دل و دماغ کو فرحت قلب کو سکون اور راحت آنکھوں کو خنکی و تراوٹ بخشتے ہیں شدت عطش کو دور کرتے ہیں جلد طلب فرمائیے۔

شربت بہار — فی بوتل [illegible]
شربت [illegible] — فی بوتل [illegible]
شربت [illegible] — فی بوتل [illegible]
شربت لیمو — فی بوتل [illegible]
شربت انار ولایتی — فی بوتل [illegible]
شربت نارنج — فی بوتل [illegible]
شربت کیوڑہ — فی بوتل [illegible]
شربت انناس — فی بوتل [illegible]
شربت بید مشک — فی بوتل [illegible]
شربت انگور — فی بوتل [illegible]
شربت کیسرو — فی بوتل [illegible]
شربت بادام — فی بوتل [illegible]
شربت فالسہ — فی بوتل [illegible]
عرق کیوڑہ حیدرآبادی — فی بوتل ... عہ
عرق بید مشک لاہوری — فی بوتل ... [illegible]

[illegible] بہت گراں بکنے کے مقدور کو [illegible] ولایتی ایسنس و شکر [illegible] سے بنے ہوئے شربتوں سے پرہیز کیجیے۔ فہرست مفت طلب فرمائیے۔
قریب کے ریلوے اسٹیشن کا نام ضرور تحریر فرمائیے اور [illegible] جنکی محصول ادا کرنے کے لیے روانہ کیجیے۔

المشتہر

منیجر دواخانہ سعدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

روزانہ ایک آنہ

[illegible]

وید شاستری [illegible] ایجنٹ اندر چندر اینڈ کو
جام [illegible] چوک لکھنؤ

۲۰ و ۲۵ و ۳۲ و ۳۳ ع اودھ پنچ

مجلدات اودھ پنچ
اردو کو زندہ کرنے والے دل کو تازہ کرنے والے
ادبی اخلاقی مضامین اور کارٹون کا مجموعہ جو ہمیشہ
محفوظ رکھنے کے قابل۔ قیمت فی جلد
سے [illegible] محصول
[illegible] منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ضعیفی دور کرنے کی تدابیر

مع ۳۴ تصاویر

موت کو کوئی روک نہیں سکتا مگر تجربہ کار سائنسدانوں نے ضعیفی دور کرنیکی ترکیب نکال ہی ڈالی ہے بیماری پر پڑے پڑے کچھ اعضا کو حرکت دیتے رہیے پھر قبض کی شکایت اور نہ کبھی دیگر بیماریوں کا اندیشہ رہیگا اعضا کو کس طریقہ پر حرکت دینے چاہیے اسکے واسطے کتاب میں جو ۳۴ تصاویر دی ہوئی ہیں انکو دیکھنے کے بعد کسی استاد کے سکھانے کی ضرورت نہیں پڑتی یہ کتاب زیادہ تر بیماروں کے واسطے نہایت مفید ہے جو کہ گھومنے پھرنے ورزش کرنے وغیرہ کا موقع نہ ملنے کی وجہ سے بدہضمی بواسیر و دیگر امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں ہم نے خود اسکے مطابق ورزش کرکے بہت فائدہ حاصل کیا ہے تبھی اس کتاب کے بموجب عمل کرنے سے بڑھاپا دور ہو سکتا ہے۔ اس کتاب کی اشاعت دیکھتے ہوئے بھی بچنے برائے [illegible] اسکی قیمت صرف ۱۲ (بارہ آنہ) ہے

ملنے کا پتہ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو — [illegible] ہیضہ درد پیٹ کے درد سنگرہنی اطفال زدہ چھاتی کے امراض کیلئے خوش ذائقہ دوائی جو شربت پانی میں چند قطرے ڈال کر دینے سے فوراً جادو کا سا اثر کرتے ہیں قیمت [illegible] سب جگہ بکتا ہے۔

دو روپے گیسری — [illegible] دور کر دو [illegible] کے جڑ سے کھونیوالی لاثانی دوا قیمت [illegible]

بال سدھا — [illegible] کمزوری کو دور کرکے [illegible] بنانیوالی مفید دوا قیمت [illegible] محصول ڈاک علاوہ ہوگا۔

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو

سول ایجنٹ برائے دہلی پنجاب — بال بہار آفس چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ اندر چندر اینڈ کو لکھنؤ

ہمارے یہاں کے سول ایجنٹ [illegible] اینڈ سنز [illegible] لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ
[illegible]

غذائے روحانی

معدن النغمات

ولایت از منیجری
[illegible]
المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے پیچ پیچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کی طرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ تحتے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھلائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی پر

اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

سیاحت ظریف
یعنی
منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی
کا
منظوم سفرنامہ عراق
[illegible]
المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنا دیا ہے

[illegible]

یعنی

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صد ہا اساتذہ فن کی گائی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی ٹھمریاں اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے۔

استاد محمد علی خان

میاں تان سین کے آخری یادگار میں صد ہا الگنی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں انکے نقل کی گئی ہیں [illegible] اور گانے پر قادر ہیں تو کتاب کے [illegible] ایک [illegible] ایک اصولی [illegible] اس کتاب میں [illegible] ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے حصہ دوم [illegible] مقبول ہوا تمام ہندوستان کے استادوں کا سرمایہ [illegible] میں موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ

حصہ اول [illegible]

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ